

M.B.KHAN ARTIST DOGAWAN LUCKNOW

جلد ۹ مضامین غیبر نمبر ۲۹

یکشنبہ ۲۰ جولائی سنہ ۱۹۲۴ء

عین غین مصلحت

واہ واہ بی مصلحت خانم نے بھی کیا صلح خواہ و جنگ جو طبیعت پائی ہے کہ زمانہ ان کے پیچوں سے چت ہو جائے تو ہو جائے مگر کیا مجال جو انکے ماتھے پر بل آئے۔ دُنیا کے ان چلتے پھرتے ذرّوں پر اگر غور کرو تو تمہیں بی مصلحت خانم کا جھگڑا ہر جگہ دکھائی دے گا اور ہر نقش اس محترمہ دنیا کا ہم نقش معلوم ہوگا یار بات یہ ہے کہ کہیں کم کہیں زیادہ کہیں اتنی زور دار ہو جیسے ترکی میں اتنی کمزور ہو جیسے مارہ سب سے زیادہ اسکا جمع خرچ اللہ میاں کے یہاں ہے جسکے سمجھنے کی فہم میں صلاحیت نہ ہو معتقد اور خوش ہوئے تو صلاح کر دی ناخوش ہوئے تو زخمی دل پر وہ مصلحت کا گرم مصالحہ چھڑکا کہ یوٹی بوٹی کانپ اٹھی چوتڑ پیٹے پیٹ کے کونا پیٹا دوائی بجگیں دکھائی دیں تو کوئی پوچھے کہ حضرت یہ کیا تھا اور کیا ہے بس سرین اقدس پر انہی ہاتھوں گینڈنگ ہو رہی ہے ستھرا مصلحت کے رخ پڑ گئے وہ دو دھن پہ چٹنے کسی غریب نے گھر بنایا عمر بھر کی گاڑھی کمائی گارے میں لگائی مکان تیار ہو گیا بیچارہ خوشی کے مارے پھولا نہیں سماتا خوشی کا رنگ چہرے پر کھل رہا ہے کہ اتنے میں میاں برکھا بھاگ لگا کر ال لے کے پہنچ ہی تو گئے کڑکنے گرجنے کے بعد دھار جو مارتے ہیں تو بجلی کے چراغ جلا دیے ایک حال ہو تو رو کے دو دو دھاریں ہو تو تھا بیچ غریب مالک رہتا ہے تو آنسوؤں کی باڑھ مکان کی کچی دیواروں کو بہائے دیتی ہے۔ آخر ہی میاں نے تو مصلحت خیر بڑے میاں تو جو کچھ کرتے ہیں درحقیقت وہ عین مصلحت ہے مالک ہیں جو چاہیں کریں بنانے کی علت معلوم نہیں یا ڈھانے کی مصلحت کیونکر دریافت ہو سکتی ہے۔

مگر غضب تو یہ ہے کہ ایک گروہ بعض پوجنے والے مریدوں کے بھوت اور خوشامدی لالچ خوروں کے بھلاوے میں پڑ کر انا اللہ کے نعرے مارتا ہے اور اس فکر میں ہے کہ فرشتے گریز کریں تو جبڑے پر عقل کی گھڑ گھنجی بلی تب چپکا ئیں اور اللہ میاں کے ارمان مصلحت تک پہنچا دیں۔ چاہے مصلحت اور غرض میں فرق نہ ہے مگر زبان پر مصلحت ہی کا وظیفہ ہو خدا کی مخلوق ان کی مصلحت ہی بکھلائی جاتی ہے۔

واہ بی مصلحت خانم تمہارا کیا کہنا جس کسی کے سر پر تم سوار ہو ہیں وہی صاحب بن گیا بس اب جاہے وہ گردن نہیں گردن اطاعت خم کیجئے طوق عبدیت پہنئے تقلید کی تہائی پر سر رکھ کر مصلحت کا ہتھوڑا کھائیے اور اف نہ کیجئے۔ ہونٹ ہے اور عین مصلحت اور غیر مصلحت کی جوڑی جل کھڑی ہوئی باگ انکے ہاتھ میں ہے جدھر چاہیں موڑیں چاہے دلی چلائیں چاہے سر پٹ چھوڑیں کہے گا کہ ذرا روک کر چلیے فلاں گلی گیا۔ کہنے کہ جب یہ منہ اس گلی جانے ہی میں مصلحت تھی۔

استفسار۔ کیوں عرش بارگاہ ملک سیاہ! ہم اگر خس نے کر کھائیں اور گھی میں پانچوں انگلیاں ہوں اور خس کو غذا بنوائیں یوم تحسیں کو اس مال سے فاتحہ دلوائیں دوستوں کو پلاؤ کھلائیں تو کیسا؟

جواب۔ بالکل غیر مصلحت وحلال ہے

استفسار۔ اور اگر جناب اپنا مال سمجھ کر چٹ کر جائیں اور مال امام کو داشتوں کی صحبت کے سپرد کر کے حلوہ لوبیا جبڑے پر جبڑا چلائیں بلکہ اس خوشی میں خالق اعلے کی حرکت بھول جائیں اور استقرار کو باطل ٹھہرائیں تو کیسا؟

جواب۔ عین مصلحت! ہم حاکم شرع ہیں۔

استفسار۔ کسی متبرک مقام پر جہاں فرشتا پنے پر بچھاتے ہوں کر و بین جبہ سائی کرتے ہوں خدا و رسول اسکے احترام کا حکم دیں اور اتفاق زمانہ سے اسکی ہیئت بدل جائے یا سجدہ گاہ ملک نیش عقرب کی وجہ سے خانہ زنبور بن جائے اور اس خبر کو عینی مشاہدہ سے تعلق ہو پھر بھی کوئی شخص اس خبر کو مارے ڈر کے چھپا ڈالے تو کیسا؟

جواب۔ غیر مصلحت۔ لا یوزن کا طغرائے امتیازی اور کفر و بزدلی کا تمغائے بے نیازی اسکے لیے زیبا ہے۔

استفسار۔ اور اگر حضور پر نور مہر ضیا ہر عجبات دنیا کی دیدہ ور عین بجاو چشم گلزار سے ان سوراخوں کو ملاحظہ فرمائیں جو ستارے کی طرح درخشاں ہیں اور حقیقت کو بی مصلحت خانم کے ساتھ دل سے چھپائیں بہ تاویل کر مچائیں اور بولا ہے کہ تیر کی طرح پیکان خون آلود دیکھنے کے بعد ہی کہے جائیں کہ اللہ جھوٹ کرے تو! ....

جواب۔ تو عین مصلحت، کیونکہ وہ ظلم کے سوراخ جو ستاروں کی طرح تاباں ہیں شمس العلمائیت کے بعد نظر سے پوشیدہ ہو جائینگے شمس کے آگے ستاروں کی چمک کہاں حبک الشی یعمی و یصم (محبت اندھا اور گونگا کر دیتی ہے) لہٰذا ایسا شخص معذور ہے والعشق رعنی کرام الناس مقبول اسکے علاوہ میرا انکار نہ تقیہ ہے نہ جھوٹ بلکہ بیان واقع پر مبنی ہے حبک الشی یعمی کو پیش نظر رکھئے ہوے میں نے کچھ نہیں دیکھا جسکا اقرار کر جانا فتنہ جوانہ منزل الاقدام

استفسار۔ کیوں جناب؟ اگر ہم جیتے جی چار کے کاندھوں پر سوار ہیں کہ جو ہے وان میں منڈ ہلاتے یوں تن کے بیٹھیں جیسے تشدید پر زبر یا اپنی گردن جھکائیں جیسے خط نسخ کا واو۔ سامنے آئینہ رکھا ہو جسمیں انتہائے قامت (قد کا جھکنا) اور اسو جاج رہن کی جیگوتگی کا تماشا دیکھ نظر رہے گھڑی کی صندوقچی میں حرص و ہوس کی گھڑی سات دیکھیں اور مقبرہ نما صندوق کے زیر گنبد تقدس کی سرخی مدفون ہو۔ کہار بے دست و پائی کی لاش سنبھالے وہ دھمک ہے جوں جوں جھنگا ہے جوں جوں جھٹر ہے جوں جوں سجالی ہے جوں جوں کلمۂ شہادت کی جگہ پڑھتے چلیں کتابوں کا ڈھیر دونوں پہلوؤں میں گورستان کی اینٹوں کا سماں دکھائے ما گزران تقلید پیشہ سے واجب یا گھیں مابرت سیارہ پر بوسوں کی کیلیں جڑوائیں تو کیسا؟

جواب۔ غیر مصلحت۔ عین تدلیس وضع سے فی الفور محلہ کا ملکی حصہ۔ اسلیے کہ بیوی کی رشان مخصوص ہے

ہم علماء دین کے ہیں؟

استفسار: اور اگر علماء اعلا ہمارا فتوے کا ہم ورد بغضلہ بایں شان جنازہ و قربانی نظر آئیں تو ؟ ....

جواب: عین مصلحت۔ اسلئے کہ حق اللہ تعالیٰ لا دخل حکم الٰہی ہے۔ تم آیات قرآنیہ سمجھ نہیں سکتے اس آیت میں کم کی ضمیر خطاب کے مخاطب صحیح بہ خطاب ماشاءاللہ علماء ہیں لہٰذا تمام کائنات عالم مسخر ہے واسطے ہمارے۔ عوام کالانعام مشہور ہیں۔ بس ہم لوگوں کے کاندھوں پر ہم چڑھتے ہیں اور فرا ہے لتستووا علی ظہورہ۔ اسکی تفسیر ہے درست ہیں کہ ثم تذکروا نعمۃ ربکم اور سبحان الذی سخرلنا ھذا پڑھتے ہیں

استفسار: کیوں مولانا اگر ہم ضحاک کی طرح کندھوں پر دوپٹہ کا سانپ ڈالیں اور پاؤں میں ایک خاص قسم کی ہرن کھری پہنیں جسکی ترکیب ابتدائی میں اور جو مچھلی کا منہ اور سگری مچھلی کا نصف اسفل اور پشت شتر شامل ہو تو کیسا ؟

جواب: احسنتم۔ بالکل خلاف مصلحت پشت شتر کنسل حضرت صالح کے وقت سے ہم علماء کے لئے وضع ہوئی ہے۔ وہ شتر بالکل وہی مرتبہ رکھتا ہے جو براق کو حاصل ہے فرق صرف اسقدر ہے کہ براق کے واسطے کسی کتاب میں اوقات کی ہیول کھانا مقدمہ بازی کی نیم جز ناسال مومنین ختم کر جاؤ نظر سے نہیں گزرا۔ براق اگر خدا رسی کا زینہ ہے تو ہمارا شتر باوجود کلام فرنگ کی نردبان ہے۔ اور دوپٹہ تشبہ ہے زوجات المؤمنات عورتوں سے ومن تشبہ بقوم فھو منھم ؟

استفسار: حضور اگر جناب شتر پہ سوار پیچ و تاب دوپٹہ سنبھالتے ہرن کھری پہنے لچک دار چال دکھاتے اور کولا لچکاتے نظر آئیں تو ؟ ....

جواب: عین مصلحت۔ عین حکمت۔ عین شریعت عین فطرت۔ یجوز لنا و لکم لا یجوز۔ یہ دوپٹہ نہیں ہے کھٹائی کا رب النوع ہے۔ علامۃ المطلب کی نشانی ہے جسکے گردن میں حبل من مسد ہے۔ چمپہ آویزاں تھی۔ علم کی انیہ جن کا منہ جن ہے بکت سے حماقت کی صفائی ہے شریعت کے چادروں کا تپسا



کمائیں خان خاناں اور اڑائیں میاں فہیم

حکومت ہند: مدرسی مراد و سالے؟ ابھی آٹھ مہینے بھی ہیں کے اوڑائیں تماشا دکھائیں؟

بھارت ماتا: ہاں ہاں اُڑاؤ اُڑاؤ میری کمائی اُڑاؤ

اسی میں پسا پایا جاتا ہے۔ بڑے بڑے کام آتا ہے۔ کسی اجنبی کو دیکھا کر دست بوسی کی غرض سے مغل میں عمامہ کا نگراں ہے جھٹ دوپٹہ سر پر لپیٹ لیا۔ فرش نہ اوڑھ نماز میں مقتدا بننے کی رنگ چڑھی تو فوراً علماء میں دوپٹے کو قبلہ رخ بچھا آگے خود کھڑے ہو گئے پیچھے دو دو کی صف باندھے مقتدی۔ کسی نے پوچھا چادر تطہیر کس کے لئے اتری ساتھ ہی دوپٹہ دکھا دیا۔ قبلہ ہم ہیں اور قبلہ کا احاطہ دوپٹا ہے۔ نذر نیاز خیرات حسنات کی پوٹ اسی میں بندھتی ہے۔ بظاہر یہ ہمارے گلے کی پھانسی ہے مگر فی الحقیقت عوام بے ورش ہیں خوش اعتقاد جس اسی میں پھانستے ہیں منتری فتر یا مرگ جہاد ہے تو یہی۔ تکیہ عمرو عیار کا سا لا ہے تو یہی۔ نجاست غسالہ کا تیا لہ ہے تو یہی باطل کا حبالہ ہے تو یہی جس علم کا دار و مدار ہے تو یہی قمر شیخ کا الہ ہے تو یہی مجالس نہیں ناک کا ریشہ اسی میں صحیح جماعت خارجیوں میں نکاح پڑھوائی گی پوشی اس کے آنچل میں محفوظ رہتی ہے۔ ولنا فی اللہ ویشفعہ مآرب اُخریٰ۔ پس یہ عین مصلحت ہے

استفسار: فرض کیجئے کہ ہم لوگوں سے مدد کی جانکی اجرت یا حج کی۔ قم اور دیارات کی زیارہ اوے کے لوٹ جائیں کر جائیں اور حسین آباد کی چھپیاں لوٹ کے اس فریضہ کو ادا کرا دیں تو کیسا ؟

جواب: بالکل غیر مصلحت۔ حرام ناجائز۔ لسم خنزیر۔

استفسار: لیکن اگر جناب ستطاب شریعت آپ سے یہ حرکت سرزد ہو تو ؟

جواب: عین مصلحت میں ثواب قطعاً مباح۔ اسلئے کہ ہم مجتہد ہیں اگر ہم سے خطا بھی کرے تو ایک ثواب ضرور کمانے میں ملے گا۔

استفسار: اچھا اگر کوئی شخص کسی وقفی مکان پر زبردستی قبضہ کرلے جائز متولیوں کی سماعت نہ کرے۔ تو کیسا ؟

جواب: غیر مصلحت بلکہ حرام۔

استفسار: اور آپ سے یہی فعل سرزد ہو تو ؟

جواب: عین مصلحت عین مصلحت۔ بحیثیت حاکم شرع قدرتی حق اوقاف پر قبضہ رکھنے کا حاصل ہے۔ تم اگر ایسا کروگے تو ماخوذ الذمہ ہوگے۔ تمہاری نماز باطل ہوگی۔

استفسار: شئے مثلاً ہم کسی دوست سے کہیں کہ بھائی کمال احسان فرمائیے ہماری خاطر سے جھوٹی شہادت دیجئے۔ آپ کا لوٹا جا مکان نیلام کیا جائے گا۔ تو کیسا ؟

جواب: استغفراللہ بالکل غیر مصلحت۔

استفسار: اور آپ ؟

جواب: عین مصلحت۔ اسلئے کہ صلۂ رحم کا لحاظ واجب ہے اور قرآن پاک میں کئی جگہ تاکید شدید کنبہ پروری کی وارد ہوئی ہے۔ پس

بطور اقل یقیناً ہمیں ہم اسکو اختیار کریں تو اچھا ہے۔ اگرچہ یہ کیفیت یہ دردی کسی انسان سے متعلق نہو بلکہ اونٹ سے تعلق رکھتی ہو۔ ولیکن دوسرے کو خیال آسکا نہیں ہے اسلیے کہ وہ اسرار و مصلحت کو نہیں جانتا ہمارے دو بچے کا ایک کام یہ بھی ہے کہ وہ اونٹ کے واسطے نہاری اور چارا بھیجتا ہے۔

استفسار۔ کیا خیال ہے سرکار شمس العلماء و مدار تربیت کا خطاب بہت بڑا خطاب ہے! پنچ! کا اس بابت میں کہ اگر کوئی ضعیف الایمان ہم کو متبرک و مقدس سمجھے اور فی الحقیقت ہم پورے دہریے کے مجسم اور باطنی چال ہوں تو کیا ہم اس فریب کو بر بنائے مصلحت اسی گمان باطل میں مبتلا رہنے دیں اور جب وہ کہنے لگے کہ "پیر و مرشد اسوقت اس شخص کی اہلیہ یعنی آپ کی کنیز درد زہ میں مبتلا ہے بس قطرات بول مبارک عنایت ہوں تو اس کو پلا دیے جائیں" تو آیا اس فرمائش کا پورا کرنا ہمارے واسطے مصلحت ہے"

جواب "توبہ کرو توبہ یہ فعل غیر مصلحت ہے"

استفسار "اور آپ کے واسطے؟

جواب "عین مصلحت۔ اسلیے کہ ہم عالم ہیں قواعد مستنبط کے۔ اور جو قطرات ہم عطا کرینگے وہ وہی ہونگے جو کہ بعد استبراء خارج ہوں خاتم قرار"

استفسار "ہاں یہ تو فرمایے میں اپنے ہاتھ بوسہ دلوا سکتا ہوں؟

جواب "غیر مصلحت قطعاً غیر مصلحت یقیناً غیر مصلحت۔ ہاتھوں کو بوسہ دینا ممنوع ہے۔ مقامات بوسہ حدیثوں میں منصوص ہیں۔ کجا تمہارا دست نجس اور کجا بوسہ اسکو نہیں ہوتی ہیں نعوذ باللہ"

استفسار "مگر حضور کا دست حق پرست؟

جواب "لاریب عین مصلحت۔ یہ ہاتھ حلال مشکلات میں جاہ و حضرات میں کا قاتل عمات میں قاضی حاجات میں دافع بلیات میں حامل سالات ہیں۔ اکثر ہم اپنا ایک ہی ہاتھ مومنین سے ملاقات کے وقت اٹھا دیتے ہیں اور مومنین موصوف ہاتھ کو دیکھتے ہی اسطرح گنبد سے جوڑ کے گر جاتے ہیں جیسے گدے کو دیکھ کے گردن کبوتر۔ اور کبھی کسی میز ری وجاہت کی جانب دونوں ہاتھ بڑھاتے ہیں اسوقت کی حالت دیکھنے کے قابل ہوتی ہے شخص مذکور گردن کو نکال دے کے اسطرح منھ بڑھاتا ہے جیسے کبوتر دانہ بدلول کے وقت چونچ میں چونچ مدغم کرکے ہلکی ہلکی جھنجھوڑیاں دیتا ہے پھر بعد بوسہ بازی کے دونوں ہاتھوں کو بر و سینہ سے مس کرتا اور اسطرح پھرتا ہوا ہٹتا ہے جیسے کبوتری جو فراغ تیرتی ہے۔ ہم اپنے ہاتھوں میں عطر ملے رہتے ہیں تا کہ مومن موصوف دعا و دیجیے۔

استفسار "قبلہ و کعبہ ہم اگر میلے ٹھیلے میں کھڑے ہو کے برادہ وعظ کہیں تو کیسا؟۔

جواب "عین مصلحت۔ امر بالمعروف و نہی عن المنکر واجب ہے"

استفسار "اور آپ وعظ کہیں تو؟ ....

جواب "حاشا جناب غیر مصلحت۔ امر بالمعروف و نہی عن المنکر واجب کفائی ہے۔ ایک ادا کرے تو سب کے ذمہ سے ساقط۔ اسکے علاوہ ہم اگر میلے میں جائیں تو انگلیاں اٹھنے لگیں لوگ کہیں کہ میلا دیکھنے آئے ہیں لوگوں کو ہمارے ساتھ بالکل حسن ظن نہیں ہے۔ دنیا میں مرجعیت حاصل کرنا بہت اہم ہے۔ ہم تو صرف ماہ رمضان میں نمازیوں کو وعظ سناتے اور دردا و خوش بیانی لیتے ہیں جدھر دیکھیے نعرہ ہائے درود بلند ہیں۔ گمراہ رندوں کی کلام

اتنی پہونچانا تمہارا کام ہے کہ رجوع سلام پہ سلام کرتے ہیں انکا جواب دینا تمہارا فرض ہے۔ ہمیں تو یہ بھی نہیں معلوم کہ دہریوں سے کہ دلائل کیا ہیں اور وہ کیا کہتے ہیں منکرین کیا اعتراضات کرتے ہیں ایسے کفریات سے کانوں کا نا بلد رہنا عین مصلحت ہے۔

حکیم اسطرخس ہمیشہ خاموش رہتا تھا کسی نے سبب دریافت کیا تو کہا کہ سکوت ایک حکمت ہے چپ رہنے والا کبھی نادم نہیں ہوتا یہ سچ ہے ہر مقام پہ بولنے والا نادم ہوتا ہے۔ مگر اس عمل پر ضرور عین مصلحت ہے۔

استفسار "برہنہ تصاویر کی خریداری میں مال مسلمین یعنی زر خمس و زکوٰۃ صرف کرنا عاشق کی گڑیاں مول لینا۔ کیسا۔

جواب "قبحک اللہ قطعاً خلاف مصلحت"

استفسار "اور اگر جناب محترم کے ضبط اقبال اس جانب مائل ہوں تو؟"

جواب "تو تو تو عین مصلحت۔ برہنہ تصاویر سے قوائے حیوانیہ کو ترقی ہوتی ہے اور یہ ترقی موجب ازدیاد نسل اہل علم ہے۔ یہی عاشق کی گڑیاں تو جو لوگ خلطوا عملاً صالحاً و آخر سیئاً کی حکمت سے واقف ہیں انکے واسطے کچھ مضائقہ نہیں۔ بات یہ ہے کہ گناہ وہی ہے جسمیں شرط ہو جائے اور بغیر شرط کے گناہ ثابت نہیں پس تحقیق کہ یہ ایک عبث فعل ہوگا جس طرح ہم بوقت تدریس اپنی داڑھیوں سے کھیلتے ہیں یا جس طرح ریشم اور سوت مل کے مشروع ہو جاتا ہے۔ بیشک اسی طرح نیک اعمال کی سردی اور برے کاموں کی گرمی کو سمونا اعتدال کی محاکات ہے فافہم ولا تکن من الغافلین سیماً کلما حکم به العقل حکم به النقل وبالعکس۔

استفسار "مولانا یہ تو فرمایے کہ شوہردار عورت سے زنا مصلحت کے خلاف تو نہیں ہے"

جواب "استغفر اللہ۔ اقرب الی اللہ بلاشبہ غیر مصلحت قطعاً حرام ابداً ممنوع"

استفسار "لیکن اگر عوض خدمت میں یہ کام مقبول فرزند دلبند سلمہ اللہ القدیر سے سرزد ہو تو؟ ......"

جواب ــ ضرورات تبیح المحظورات یعنی ضرورتیں حرام چیزوں کو مباح و جائز ہو جاتی ہیں مثلاً جیسے مقام شہادت میں یعنی کوئی شخص گواہی دے سکتا ہو تو اسکے لیے بجز سچ بولنے کے کوئی چارہ کار نہیں رہتا کسی ناجائز گندے پانی کا استعمال جبکہ طبیب کے نزدیک اسکے شرب پر صحت کا انحصار ہو۔ پس فرزند مذکور سے اگر یہ فعل صادر بھی ہوا ہو تو مبنی بر مصلحت ہوگا۔ اور بحالِ اضطرار تو تکلیف مرتفع ہوگی۔ یہ بھی ممکن ہے کہ شوہر غائب کا حق خدمت اس طرح سے ادا کیا گیا ہو کہ اسکی نسل منقطع نہونے پائے اور زوجہ اسکی زوق شوہر میں زیادہ غمگین و ملول نہو پائے یا عدم قابلیت شوہر (فرزند موصوف کے نزدیک متیقن) ہو گئی ہو۔ مسدود اس طرح نکاح ہی صحیح ہو قانونِ نیچر اور شکال۔ ہاں ہاں خوب یاد آیا۔ اگر ان صورتوں میں سے کوئی صورت بھی نہو تو یقین کامل ہے کہ فرزند موصوف ارتکاب کے وقت خدا سے ڈرا ہوگا ورنہ منافات مقام رجہ جنتان (جو خدا سے ڈرا اسکے لیے دو جنتیں ہیں) پس اسکا یہ فعل عین مصلحت

مولانا شیخ! قربان جایئے ایسی من مانی منطقوں کے کیسے خدائی اختیارات حاصل ہیں! اسکے تقلید کی گنڈی سے در علم سب مسدود ہے۔ جو ت معدی میں عمر برس کی بار دو پر جا کے ادا کرتے ہو کیوں سنتے فرزند! یہ غرض کے بازار میں کیسی ہے انجیس کوز گفتند مصلحت وقت ہیں ہو

راقم ابو الوقت مصالح آباد

حضرت افسر میرٹھی کی شاعری

۲۰ جولائی کے اودھ پنچ میں "افسر اور شاعری" کے عنوان سے حضرت ادبار کا ایک مضمون نظر سے گزرا۔ مضمون کی تمہید سے معلوم ہوتا ہے کہ جناب موصوف حضرت افسر سے واقفیت نہیں ہیں یہی وجہ ہے کہ بی اے کی ڈگری کو حضرت افسر کی اردو دانی کا امتیاز قرار دے لیا ہے!

مولوی حامد اللہ صاحب افسر میرٹھی ان چند اشخاص میں سے ہیں جو اردو شاعری کے لیے مایۂ صد فخر و ناز ہیں۔ آپ عربی کے متبحر عالم ہیں۔ بی اے کی ڈگری آپ کے لیے طغرۂ (طغرائے) امتیاز نہیں ہے۔ اردو شاعری کو آپ کی ذات سے جو عروج نصیب ہوا ہے وہ اردو زبان کی تاریخ میں یادگار رہے گا۔ اقبال کے بعد اردو کا یہی ایک شاعر ہے جس کی شہرت کا غلغلہ یورپ تک پہنچ گیا ہے۔ واردات قلب اور جذبات و حسیات کی منہ بولتی تصویر کھینچنے میں جو کمال افسر کو حاصل ہے وہ اردو میں اور کسی کو نصیب ہوا (یہی اعتقاد ہے۔ پنچ)

جس غزل پر تنقید کی گئی ہے افسوس کہ وہ میری نظر سے نہیں گزری لیکن جو اشعار اودھ پنچ میں اعتراض کے لیے درج کیے گئے ہیں ان پر ذیل میں اپنے خیالات کا اظہار کرتا ہوں امید کہ آپ شائع فرما دیں گے۔

پہلا اعتراض "پر تو افکار" پر ہے۔ غالباً یہ غزل کا عنوان ہے۔ اعتراض شاید یہ ہے کہ افکار کا پرتو نہیں ہوتا کہ پرتو قائم بالغیر ہے۔ اسلیے "پرتو آئینۂ افکار" کہنا چاہیے۔ جواب یہ ہے کہ پرتو بمعنی استعارتاً لکھا گیا ہے۔ یہ اور اس قسم کی اور ترکیبیں آج کل ایران میں بہت رائج ہیں۔ "حسن تخیل" بھی اسی قبیل سے ہے۔ (سند درکار ہے مگر ایسی سند جسمیں خود لفظ ہی قرینہ پر دلالت نہ کرتی ہو۔ پنچ)

اب جو اعتراضات غزل پر وارد کیے گئے ہیں ان کے جوابات سنیئے۔ مطلع ہے

جب خوشی کا خیال آتا ہے
دلِ مایوس کانپ جاتا ہے

اعتراض یہ ہے کہ تصورِ خوشی کے خیال سے دل مایوس کو مسرت ہونی چاہیے تھی یہ الٹی بات کیونکر ہوئی۔

مجھے افسوس ہے کہ ایسے پاکیزہ مطلع سے حضرت ادبار کیف اندوز نہو سکے۔ خوشی ایک عارضی چیز ہے (کلیہ ہے یا نہیں) اگر یہ حاصل بھی ہو تو برقرار نہیں رہتی اور خوشی کے بعد رنج پہنچنا بڑی مصیبت ہے۔ دوسرے یہ کہ خوشی کے حاصل ہونے کی تمنا میں جب بہت سی کوششیں ناکام (ناکامی و مایوسی دو مختلف چیزیں ہیں پنچ) رہیں تو اب دل مایوس کی یہ کیفیت ہو گئی ہے کہ خوشی کے خیال سے خوف زدہ ہے! سبحان اللہ! اردو شاعری کو ایسے جواہر کب نصیب ہوئے تھے! (خدا نہ کرے۔ پنچ)۔ دوسرا شعر ہے۔

دل کسی چیز میں نہیں لگتا
کون یہ بار بار گاتا ہے

اس شعر پر جو اعتراض وارد کیا گیا ہے وہ صاف نہیں ہے غالباً معترض صاحب یہ کہنا چاہتے ہیں کہ شعر سے معنی پیدا نہیں ہوتے اگانا اور نامعلوم محبوب کا گانا خود دل لگنے کا اچھا ذریعہ ہے اور عاشق کا یہی شغل ہے۔ پنچ)

معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ادبار بہت ہی کند ذہن واقع ہوئے ہیں (ہاں بیچارے مجبور ہیں۔ پنچ) اسی لیے اس شعر کے پاکیزہ اور نشیت کنایہ کیا کہنا۔ پنچ) کو نہ سمجھ سکے۔ مطلب صاف ہے گانے والے کی آواز کچھ ایسی دلکش ہے کہ بار بار توجہ اپنی طرف کھینچتی ہے اور کسی چیز میں دل نہیں لگتا۔ اسی شغل کافی ہے سنا دے خوش آواز خوش دار نہر یک لذت و جگر لذت چوں بود محبوب خوش آواز (سند لا۔ پنچ)۔ ایک اور شعر ہے۔

کہ ہے آواز میری خود دم نزع
یا کوئی دور سے بلاتا ہے

اس زمین میں اس سے زیادہ پر کیف اور معنی خیز شعر نکلنا مشکل ہے (خدا قدر دانوں کو سلامت رکھے اور عادت نہ بگڑنے دے۔ پنچ) اعتراض یہ ہے کہ یہاں اپنی آواز پر اشتباہ کی ضرورت نہیں یہ تو ثقل سماعت کا تصور ہے! جناب والا! شاعر نے ثقل سماعت ہی کی نہایت لطیف پیرایہ میں تصویر کھینچی ہے۔ نزع کا عالم ہے۔ سماعت کم ہو گئی ہے خود اپنی آواز پر دھوکا ہوتا ہے کہ کوئی دور سے



چمپانزی (سوڈان) "کیا اب مجھے بھی کھیلنے کی اجازت ہے"

شیر (انگلستان) "اون ہون! ہم سے اور بھائی مگرمچھ سے بہت مشکل کھیل ہو رہا ہے۔ تم ابھی تو سیکھے ہو"

مگر (مصر) "گیم"

پکار رہا ہے" یا جاس کی تسبیح پڑھنی چاہیے صرف حسن سماعت ہی میں فرق نہیں ہے بلکہ قوت امتیازی میں بھی ہے "پنچ" موت کی طرف اشارہ ہے کہ شاید مجھے دور سے موت آواز دے رہی ہے" کاش آپ اچھوتے شاعرانہ اشاروں کو سمجھ سکتے (خدا بچائے "پنچ" تو ایسے بے معنی اعتراض نہ کرتے) امید کہ آئندہ جناب اڈیٹر صاحب نظیر کے مجھے بوجھے اسود کے مایہ ناز شعرا اور جب آپ کا حسن ذوق ہے "پنچ" پر اعتراض کی بوچھار نہ کریں گے اسی طرح تھوڑے دن پہلے تھا کیا انھیں بزرگ نے علامہ اقبال کے کلام پر چند بے سروپا اعتراضات کیے تھے خدا اردو غریب کو ایسے ہی خود رووں سے پناہ میں رکھے "ورنہ مشکل ہے خدا ہو کہ ایسے گناہگار کو نہ بخشے گا۔ حضرت اقبال اور اعتراض (؟)

راقم۔ سیماب دہلوی

تفریع: کلام کا جواب تو آپ بھول ہی گئے۔ گے ہاتھوں اسکی بھی تعریف کر دیجیے۔ حضرت! آپ کو منع کون کرتا ہے ان دونوں کے شاگرد ہو جائیے ورنہ ہمارے نزدیک تو حضرت جواد [illegible] کوئی خیر ہم اعتراض نہیں کیا۔ شاعری ہم سمجھتے ہیں مت کر برتنے [illegible] فرماں ہمارا اور اندرا السلام۔

تصحیح - اشتہار [illegible] سے رجسٹری کیا ہوا سندیہ صفحہ ۲ میں "بال بندھا" کی قیمت درج ہونے سے رہ گئی ہے اس سندیہ دوا کی قیمت ۲ اور ڈاک خرچ ۔ہ ہے۔ — مالک [illegible]

لطائف

بلند پروازی

تیز پرواز خاوند: "بلند پروازی پر مغرور میں چاہتا ہوں کہ تارا ہو جاؤں"
زوجہ: "آمیں! اگر دُم دار"
خاوند: بھلا کیوں۔ آخر کیوں؟
زوجہ: "پندرھویں سال تمہارا دورہ ہوا کرے گا سو زمرہ نہیں"

آپ سے بُرا جگ سے بُرا

اس دنیا کی سب سے ذلیل و کمتر چیز نفس انسان ہے بھلا دیکھیے تو سہی جارج نے پنکھا بھیجا اور اسکے خانہ پر دو پونڈ دو شلنگ قیمت لکھ دی۔ مگر اندر سے اصلی دوکاندار کا پرچہ ملا اسپر ۲ شلنگ ۶ پنس تحریر ہے" غضب خدا کا اب بتائیے کہ بنی نوع انسان سے نفرت کروں یا نہ کروں"

سفارش فضولی

فقیر: (ایک نوجوان کے ہوٹل میں وارد ہونے پر خانساماں) حضور کے لیے عمدہ سے عمدہ کھانا لاؤں"
نوجوان: جی ہاں کچھ آپ کو تو اسکی قیمت ادا کرنی پڑے گی نہیں"

تعریفی علاج

نوجوان گیتی ڈاکٹر سے آشوب چشم کا علاج کراتی تھیں۔ ڈاکٹر بھی ماہر فن دیدہ بازی تھا آنکھیں لڑ گئیں۔ مگر گیتی نادہ کو یہ عین منشا پسند نہ تھا گھبرا کے پوچھنے لگا۔ ارہاں آخر ڈاکٹر صاحب تمہاری آنکھوں کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟"
گیتی: "کچھ نہیں صرف اسقدر کہ کیا پیاری آنکھ پائی ہے"

راہ راست فرار

صاحبزادہ پانچ مرتبہ چڑیوں کی چوری کرتے گرفتار ہو کے مجسٹریٹ کا سامنا ہوا۔

مجسٹریٹ: "اس لڑکے نے عاجز کر دیا ہے کسی طرح عادت نہیں چھوڑتا"
باپ: "بندہ بھی عاجز ہے"
مجسٹریٹ: "آپ بھی اسے سیدھے ڈھرے پر نہیں لگاتے"
باپ: "بھلا میں آپ سے زیادہ راہ نمائی کر سکتا ہوں"
مجسٹریٹ: "راہ تو درست ہے مگر یہ حضرت ایسے شخص ہیں کہ ہر دفعہ گرفتار ہو جاتے ہیں"

قانون جذب مرکزی کب پاس ہوا

معلمہ: "کشش قانون ثقل مرکزی ہے جو ہم تم سب کو روکے ہوئے ہے"
طالبہ: "مگر جب یہ پاس نہیں ہوا تھا تو ہماری کیا حالت تھی؟"

واسطۂ ملاقات

جونس: "میں نے ابھی دیکھا کہ آپ نے رچرڈ سے صاحب سلامت کی کیا آپ سے اور ان سے ملاقات ہے"
اسمتھ: "ہاں میرے کتے سے اور ان کی کتیا سے گہری ملاقات ہے لہذا بالواسطہ مجھسے بھی ملاقات ہے"

راقم وحید

بی حقیقت یا میاں حقیقت

مشفقی جناب اڈیٹر صاحب۔ تسلیم۔ ظریف الملک مولانا پنچ کے مضامین فصاحت با کی ثنا و صفت میں کچھ حوالہ قلم کرنا گویا آفتاب نصف النہار کو چراغ دکھانا ہے .... صحیفۂ عالی مطبوعہ ۱۷ جولائی کے پوسٹ بیگ میں .... یہ فقرہ درج تھا" "اب دیکھنا ہے کہ "میاں حقیقت"

نظر استفادۂ علمی یہ امر دریافت طلب ہے کہ لفظ حقیقت بنات خود اور مؤنث ہے اسکے ساتھ لفظ "میاں" کا گٹھ بندھن کہاں تک درست ہے؟

بی حقیقت ہونا چاہیے تھا۔ ...... اس ضمن میں آپ کے جواب با صواب کا انتظار ہے جلد جواب مرحمت فرمائیے تو ممنون و مشکور ہونگا بنا بریں کہ عنایت فرمائیے زیادہ۔
راقم خیر سگال ضیغم گورو

پنچ۔ کاغذ اخبار کے نام کو بھی آپ شاعرانہ تخلص تصور فرمائیے۔ اگر بہار، مسرت، امانت، شہرت، عشرت، تخلص سے سرفراز ہوتے ہی جاتے تانیث اخبار کے خلاف تذکیر ہونی ہیں تو میرا اور آپ کا اجارہ نہیں اسی طرح صورت، سیاست، حقیقت، اخوت بھی مسیاں ہیں اور زبردستی ہیں من کہ مرد شد۔ خود خبر مونث ہے مگر کسی صحیح اخبار نے مذکر ہو گئی۔ حالانکہ اخبار کو اب اردو کہنا چاہیے کیونکہ پنچ کے اصل معنے میں باقی نہیں۔ الغرض تذکیر و تانیث کا حال گھڑی تولہ گھڑی ماشہ ہو رہا ہے۔

مولانا پنچ کی نوٹ بک

افواہ کا پٹرولنگ

واقعی ہم تو دوں سے کوئی لگا تار نہیں بلکہ یہ خواہ مخواہ غریب سکھ پٹ گئے کسی نے کہہ دیا کہ یہ لوگ لڑ کے جھٹکا لیجاتے ہیں۔

ایران میں امریکن قنصل ایسان سے پٹ گئے جنہیں ہاتھ نہ لگی۔ آپ کی نسبت لوگوں نے بے پرکی اڑائی کہ حضور آپ کو زہر بنا رہے ہیں۔ خدا بخشے حاجی محمد علیخاں صاحب کو بیاتیوں نے اس اختبار میں پیٹ ڈالا تھا کہ یہ چیچک کا ٹیکا لگاتے ہیں۔ سچ پوچھیے تو اس طرح کی کارروائیاں دانا دشمن کی طرف سے ہمیشہ ہوتی رہتی ہیں امریکہ سے اہل ایران کا سادہ باز دشمنوں کے دل میں کانٹا سا کھٹک رہا تھا کون جانتا ہے کہ اس افواہ میں پڑوسیوں کی نیتاں اور رشوتیں کسقدر کامیاب ہوئیں اگر گذشتہ ترکی سلطنت کی طرح ایران میں بھی کسی جرمنشن کا مطالبہ دشمنوں کی جانب سے کیا جائے تو سمجھ لینا چاہیے کہ خون ناحق کا ہمیشہ ہوا اور ایران میں خدا سازی ہی رشوت خواراں اور خود غرض ملاؤں کو

جمہوریت کا انتقام ہو گا جو مذہب و ملک کو کچھ نہیں سمجھتا بس اعتبار ہو حقیقت ہے کہ امریکن قونصل تھا اگر کہیں برطانی قونصل ہوتا تو بیشک ہندوستانی خوبیں سر حدوت آگے جہد کچھ ہوتے ہیں جون پٹھان کچھ نہ کچھ انقلاب ضرور پیدا کرے گا ہے

بیچارہ خسر آرزو سے دم کرد
نا گفتہ ذم در گوش گم کرد

اخباری کاغذ لکھتے ہیں کہ قونصل صاحب کا جنازہ دھوم سے اٹھا۔ قاتل گرفتار کیے گئے ہیں مگر اس ماتم سے دشمنوں کو ہرگز اطمینان نہ ہو گا سو ضرور معرکہ کو پلا کا بینگے کہ خون بہا مانگو جنگ کو سلام کرو۔ تیل کا ٹھیکا لو۔ ہم تمہارے ساتھ ہیں۔

تنظیم امرت سر

روزنامہ پرچہ ہے مولوی عبادت صاحب سناس اور ڈاکٹر سیف الدین صاحب کچلو دیکھ اڈیٹر ہیں۔ یہ دونوں کامل شہرت رکھتے ہیں جیسی مولوی عبد اللہ صاحب سالق مدیر وکیل کی انشا پردازی اور کچلو صاحب کی پولٹیکل قابلیت لفظی و معنوی خوبیوں کی حامل ہے رہ گئی صورت تو کاغذ سفید ۲۰×۲۶ کے آٹھ صفحے تھوڑے نہیں ہوتے جو لوگ ۲۲×۲۹ کے ۸ صفحوں کو دیکھ کے خوش ہوتے ہیں وہ بیوقوف ہیں کیا معنی کہ پورا ایک ورق بہ حقیقت چوڑے حاشیہ پر عبارت زائد (بشرطیکہ موٹی موٹی سرخیاں نہ لکھی گئی ہوں) دو صفحے کی لکھائی کاغذ چھپائی کاغذ سے مستقل طور پر بچا ہے۔ یہ سب مالک کے نفع کی باتیں ہیں۔ خریدار خسارے میں رہتا ہے۔

تنظیم کی سالانہ قیمت للعہ ہے پالیسی نظام انڈین نیشنل کانگریس کی حمایت سے فساد کی ایسی اس نمبر میں نہیں ہیں۔ لہذا ترقی دیر میں ہوگی۔

چو کیا ہوا جوڑ

جو پیڑ کا نام مسٹر ایندل کی اصطلاح ہے مگر ہم دیکھتے ہیں کہ اب آپس کی جوڑ بھی پیڑ تی ہے تو خدا سلامت رکھے جو بالا کو انہیں ایک نہ ایک ل ہی جاتا ہے۔

چنانچہ حضرت سید نواب نثار علیخاں قزلباش رئیس لاہور ہے اور ناظم تنظیم امرتسر کو نواب نثار علیخاں کے عزیز نواب سر محمد علیخاں صاحب مل گئے ان دونوں کے آپس میں آبائی جائداد کی بابت مقدمہ بازی ہو رہی ہے۔ یہ عادے دینے والے پھوی دے رہے ہیں اور مقدمہ صاحب سینہ جانتے چلے جاتے ہیں۔ مقدمین کا زور دونوں طرف ہے مگر نثار علیخاں کے ساتھ کئی فرشتہ صورت شیطان مجسم بھی ہیں جنکو ہم خوب جانتے ہیں اس لیے سر محمد علیخاں کی انجمن کسی قدر افسردہ نظر آتی ہے۔ سو جو شیعی انجمنیں کبھی کبھی ان کے حق میں رائے دیتے ہیں وہ بھی گرفتہ آواز کے ساتھ باقی انشاء اللہ خیر صلاح۔ شکر ہے تنظیم نے شروع ہی سے ان کی تائید پکڑ باندھ لی۔ کچھ نہیں تو کچھ روز نامہ شہرت ہی سہی۔ ہماری رائے ہے کہ سر محمد علیخاں صاحب کو اگر تنظیم نفع پہنچانا چاہتا ہے تو دو تین اونٹ ان کے واسطے مہیا کرے اس لیے کہ مقابلہ خالی نواب نثار علیخاں سے نہیں ہے بلکہ خان کے اونٹوں سے بھی ہے۔ اور سر محمد علیخاں کے شتر خانہ میں اونٹ نہیں ہے۔

ضرورت شادی

ایک تیس سالہ جوان اور خوبصورت شخص جسکی تجارتی آمدنی تخمیناً تین چار سو روپیہ ماہوار ہے پہلی بیوی کا انتقال ہو چکا ہے ایک ایسی نوجوان کنواری یا بیوہ عورت سے شادی کرنا چاہتا ہے۔ جو سنی المذہب خوبصورت۔ خوش اخلاق امور خانہ داری سے واقف منتظم سلیقہ شعار اور بقدر ضرورت لکھی پڑھی ہو۔ نیک نفس اور تندرست ہو اور شریف خاندان سے ہو۔ اگر بیوہ ہو تو سابقہ شوہر سے کوئی اولاد نہ ہو۔ عمر ... ۲۵ برس سے زائد نہ ہو۔ تمام خط و کتابت پوشیدہ رکھی جائے گی۔

ع۔ معرفت شیخ احمد صاحب۔ منیجر دار المجربات وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ

بعض ضروری امور کا اظہار

(۱) جو حضرات ایک آدھ پرچہ نمونہ کے طور پر منگاتے ہیں وہ یہ سمجھتے ہیں کہ نمائشی اور ماتگ بچا دو صرف ایک پرچہ کی قابلیت اڈیٹر کی استعداد اور اسکی کافی قیمت ہو جاتی ہے اکثر صحیح نہیں ہوتی۔

ہماری مدد ہے کہ فائلوں پر پرچہ دفتر میں رہتے ہیں ان کو نمونہ میں صرف کر ڈالتے ہیں۔ طالب نمونہ کو اس ایک پرچہ میں اپنے مفید مطلب باتیں ملیں یا نہ ملیں اسکی پروا نہیں ہے کم از کم ایک ماہی کے واسطے خریدار ہو [illegible] طلب کرنے میں اچھا ہے۔ اگر اس [illegible] مضمون کے ساتھ اخلاقی علمی و ادبی فوائد [illegible] اور ہر مضمون میں ایسے مذاق کے [illegible] تو دام وصول۔ [illegible] ہمیشہ [illegible] ہو مغیر شناس سلامت۔

(۲) نمونہ لینے آنے پر وی پی [illegible] ڈاک خانہ کو سخاوت دکھانے کے مشتاق ہیں وہ حضرت منی آرڈر بھیجیں کہ ہم انتظار وصول زر قیمت سے اور آپ انتظار وصول نامہ پنچ کی زحمت سے بچیں۔ [illegible]

(۳) بعض قدردان و حضرت ختم مدت خریداری کی اطلاع پر توجہ نہیں فرماتے جب پرچہ بند ہو جاتا ہے تو ناراض ہوتے ہیں کہ کیوں ہمارا اعتبار نہ کیا۔ اب تجھے پرچہ اس میں جتنے بھی ناغہ ہو گئے سب اکٹھا بھیجو تاکہ فائل ناقص نہ رہے۔ ایکی تعمیل در خلاف صرف اسی صورت میں ممکن ہے کہ فائلوں پر جو دفتر میں ہوں [illegible] پرچہ ڈاکیوں کی نوازش سے گم ہو جائیں وہ صرف ۲ [illegible] کے اندر دوبارہ بھیجے جا سکتے ہیں [illegible] کی ضرورت نہیں اطلاعی پوسٹ کارڈ بھیجئے دوسرا پرچہ لگا۔

(۴) اگر یہ پرچہ (پنچ) ملک کے لئے آپ کی رائے میں مفید ہے تو خود خریدار ہو جانے سے پوری قدردانی ان نہیں ہو گی [illegible] احباب میں اسکی اشاعت کی امکانی کوشش بھی فرمائیے [illegible] الخلاص۔

والسلام۔

منیجر

شرائط ایجنسی

(۱) روپیہ نقد پیشگی جمع کرنا ہوگا۔

(۲) رقم جمع شدہ کے ادا ہوتے ہی پرچہ کی روانگی موقوف کر دی جائے گی۔

(۳) پانچ پرچہ فی ہفتہ سے کم کی ایجنسی قبول نہ کی جائیگی۔

(۴) بحساب دو آنہ فی پرچہ فروخت کرنا ہوگا اور چہارم کمیشن ایجنٹ صاحب کو دیا جائے گا۔ علاوہ خاص حالتوں کے بچا ہوا پرچہ واپس نہ لئے جائیں گے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

اودھ پنچ لکھنؤ

(۱) جلدات اودھ پنچ [illegible] کی چند ہی جلدیں رہی ہیں شائقین جلد طلب فرمائیں قیمت فی جلد [illegible]

(۲) جلد [illegible] میں بہترین نمونہ موجود ہیں ظریفانہ مضامین کے شائقین کو فوراً طلب کرنا چاہیے فی جلد [illegible] علاوہ محصول ڈاک۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

موسم گرما کا تحفہ

.... کے تیار کردہ شربت جنکی دھوم سارے ہندوستان میں ہے خالص میوہ جات کے عرقوں اور قیمتی جڑی بوٹیوں سے
شربت .... بے نظیر صورتیں دلآویز ذائقہ میں خوشبو لطافت میں بے عدیل ہیں دل و دماغ کو فرحت قلب کو سکون دماغ اور آنکھوں کو
خنکی و طراوت بخشتے ہیں شدت عطش کو دور کرتے ہیں - جلد طلب فرمایئے۔

شربت انار	شربت بادام	شربت کیوڑہ	شربت بید مشک	شربت کیوڑہ	شربت الصندل	شربت فالسہ	شربت انار
فی بوتل [illegible]	فی بوتل [illegible]	فی بوتل [illegible]	فی بوتل [illegible]	فی بوتل [illegible]	فی بوتل [illegible]	فی بوتل [illegible]	فی بوتل [illegible]
شربت بنفشہ	شربت لیمو	شربت نارنج	شربت انناس	شربت انگور	عرق کیوڑہ حیدرآبادی	عرق بید مشک لاہوری	
فی بوتل [illegible]	فی بوتل [illegible]	فی بوتل [illegible]	فی بوتل [illegible]	فی بوتل [illegible]	فی بوتل [illegible]	فی بوتل [illegible]	

دواخانہ جلت گراں بحکمت کے مقولہ کو یاد رکھیے ولایتی ایسنس و شکر سے بنے ہوئے شربتوں سے بچئے ہماری فہرست مفت طلب
فرمایئے قریب کا ریلوے اسٹیشن کا نام ضرور تحریر فرمایئے اور ¼ رقم پیشگی محصول ادا کرنے کے لیے روانہ کیجئے

المشتہر

منیجر دواخانہ معدن الادویہ وکٹوریہ اسٹریٹ

معارف النغمات

یعنی

وہ بے نظیر کتاب جس نے سچ مچ ہوا میں گرہ لگائی

اور

ایکسگرامو فون کی طرح سروں کے محفوظ رکھنے

بلکہ

گلے کے جملہ حرکات کاغذ پر کر لینے کی قوت رکھتی ہے

ایک

مشہور و معروف کتاب ہے

جس کے

حصہ اول کے دو ایڈیشن شائع ہو چکے اور جاننے والے جانتے ہیں کہ آج تک
موسیقی کے جدید و علمی اور عملی پریس سے ایسی کتاب شائع نہیں ہوئی اور بلا اس کی ....

حصہ دوم

طبع ہو چکا ہے - حصہ دوم میں مصنف نے
اساتذہ فن سے علم سفینہ
کو
علم سفینہ بنایا ہے

پتے

تان سین کے عہد سے زمانہ حال تک صدہا اساتذہ فن کی جگمگاتی ہوئی گلے
گلے سے نقل کی ہوئی دھرپد اور ہوری نقشہ کتاب پر کھینچ دیا ہے -

استاد محمد علی خاں

میاں تان سین کے آخری یادگار ہیں صدہا راگوں کی دھرپد اور ہوریاں اس
کتاب میں ان سے نقل کی گئی ہیں - لطف یہ کہ اگر آپ سُر گلے سے ادا کرنے پر قادر
ہیں تو کتاب کے رموز کو سمجھ لینے کے بعد جو کہ نہایت وضاحت سے ابتدا سے
کتاب میں لکھ دیے گئے ہیں اسی طرح ہر ایک راگ کو برت سکتے ہیں جس طرح کہ استاد خود
تعلیم دیتا ورنہ ایک معمولی ہارمونیم یا سارنگی سے کام نکال سکتے ہیں
اس کے علاوہ دیگر مشاہیر کا سرمایۂ نادر بھی آپ کو اس کتاب میں ملے گا
فی الحقیقت مصنف نے لاکھوں روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت سے
کام لے کے اس کتاب کو مرتب کیا ہے

قیمت حصہ دوم پانچ روپیہ مقرر کی جاتی ہے حصہ اول کی
کی .... فی جلد - محصول ڈاک ہر حال میں ذمہ خریدار

المشتہر - منیجر اودھ پنچ لکھنؤ